اور صحیح مسلے مع ماثورہ دعاؤں اور ادارج وغیرہ کی ترکیبوں کے عام فہم اور سلیس زبان میں لکھے گئے ہیں حاجیوں کے لیے اس کتاب کو اپنے ساتھ رکھنا فائدہ مند ہوگا۔

برگِ سبز | تالیف خواجہ احمد الدین صاحب امرتسری۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ صفحات ۴۸۔ کتابت طباعت متوسط، قیمت ۲ر پتہ:۔ دفتر امت مسلمہ امرتسر۔

امرتسر میں اہل قرآن کی ایک انجمن "امت مسلمہ" ہے، اس انجمن کا ماہوار رسالہ "البیان" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اسی رسالہ کے ستمبر نمبر کی جگہ شائع کی گئی ہے۔ یہ ٹریکٹ علم میراث پر ایک عقلی مقالہ کی حیثیت سے شائع کیا گیا ہے۔ تقریب کی سطروں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ "اس مضمون کا اصل مسودہ جناب حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری کے پاس سالہا سال سے رکھا ہوا تھا، کیونکہ یہ مضمون دراصل حافظ صاحب موصوف ہی کی تحریک سے لکھا گیا تھا"

مضمون کا عنوان اگرچہ "علم میراث پر ایک عقلی مقالہ" ہے تاہم جہاں تک بحثوں کی روح کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جمہور امت نے مسائل میراث کو قرآن وسنت کی روشنی میں اب تک جس نہج سے سمجھا تھا وہ سرتاسر غلط ہے۔ چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے" لوگوں کی عادت ہے کہ وہ صرف اپنے فرضی ذوی الفروض اور تعصبی عصاب اور وہمی اولوا الارحام کی من گھڑت اصطلاحات کو ہی اپنے دلائل بناتے ہیں" صفحہ ۳۳۔ دوسری جگہ ارشاد ہے "عصبات بھی جن کو اصل حقداروں سے مال نکال کر دیا جاتا ہے سرتاپا باطل ہیں" صفحہ ۳۰۔ ایک اور موقعہ پر تحریر ہے "پس ماں، باپ، بیٹیاں وغیرہ سب اولوا الارحام ہیں۔ مگر لوگوں کی عام اصطلاح یہاں بھی الٹی ہے۔ اُن کے نزدیک اولوا الارحام وہ ہیں جو نہ ذوی الفروض ہوں اور نہ عصبات الخ" صفحہ ۳۷۔

غرضکہ تمام رسالہ اسی رنگ کے مناظرانہ حملوں، طعنوں اور تعلیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے خیال میں ایسے انداز تحریر کے لیے اس دور کے علمی اور سنجیدہ طبقوں میں کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔ اختلافی مسائل

کے بجائے اگر بحث کا مرکز اُن مسئلوں کو قرار دیا جاتا جن کی تشریح کے بعد میراث کے بظاہر بہت سے غیر معقول مسئلے عقل کی ترازو میں پورے اُتر سکتے تو یہ خدمت یقیناً بہت زیادہ قابلِ قدر ہوتی ۔ مثلاً یہ سوال اس زمانہ میں خاص اہمیت رکھتا ہے کہ اسلام نے لڑکیوں کا ورثہ لڑکوں سے کم کیوں رکھا اس اصولی مسئلہ کی تفصیل اگر اس طرح کی جاتی کہ قدرت نے مرد پر مہر، نان ونفقہ، رہائش کے مکان، بچوں کی تعلیم وتربیت وغیرہ کی جو عظیم الشان ذمہ داریاں رکھی ہیں اُن سب کو اگر سامنے رکھا جائے تو صاف معلوم ہو جائے کہ میراث کے حق کی یہ زیادتی حقیقت میں زیادتی نہیں بلکہ قدرتی مساوات کی بہترین صورت ہے ۔ تو یہ رسالہ اسلامی تعلیمات کے سمجھنے میں مدد دے سکتا تھا لیکن اس کے بالمقابل یہاں کیا ہے ! یہ ہے کہ "پوتے بیٹوں کی طرح خدائے تعالیٰ کی نعمت ہیں" یعنی بیٹوں کی موجودگی میں پوتوں کو اسی طرح حق ملیگا جس طرح بیٹے ہونے کی صورت میں "جس طرح باپ کے ساتھ حقیقی اور پدری بھائی وارث نہیں ہوسکتے ، اسی طرح ماں کے ساتھ حقیقی اور مادری بھائی حصہ نہیں پاسکتے" جو اصحاب مناظرانہ تحریریں پڑھنے کے عادی ہیں اُن کے لیے اس رسالہ کا مطالعہ مفید ہوگا ۔ کیا بعید ہے اس مضمون کو پڑھ کر اُن کی رگ حمیت بھی جوش میں آجائے ، اور وہ مولف کے اس چیلنج کا جواب دے سکیں ۔" جو صاحب کمترین کی تردید میں قلم اُٹھائیں پہلے اسی طرح اپنے قواعد کو معقول اور بااصول ثابت کرلیں" ۔

موتی از سید یوسف صاحب بخاری دہلوی ۔ تقطیع چھوٹی ضخامت ۸۰ صفحات ۔ کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۱۲ ر پتہ :- مکتبہ جہاں نما اُردو بازار جامع مسجد دہلی ۔ سید صاحب نے یہ کتاب ۱۹۴۲ء میں لکھی تھی ملک میں عام پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی تھی ۔ اب اُس کا دوسرا اڈیشن بڑی آب وتاب سے شائع ہوا ہے ۔ اس میں ایک سو ستر علمی ، ادبی ، معاشرتی ، صنفی ، اور صنعتی وحرفتی عنوانات پر مشرق ومغرب کے مشہور فلاسفہ وحکما کے اقوال کا انتخاب درج کیا گیا ہے جس سے مختلف چیزوں کے متعلق مختلف حکماء